روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 19 فروری 2015ء 29 ربیع الثانی 1436 ہجری 19 تبلیغ 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 42

اوصاف قرآن

اس کے اوصاف کیا کروں میں بیاں — وہ تو دیتا ہے جاں کو اوراک جاں
وہ تو چمکا ہے نیر اکبر — اس سے انکار ہو سکے کیونکر
وہ ہمیں دلستاں تلک لایا — اس کے پانے سے یار کو پایا
بحرِ حکمت ہے وہ کلام تمام — عشقِ حق کا پلا رہا ہے جام

(درثمین)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سورہ نصر نازل ہوئی تو رسول کریمؐ نے صحابہ کی مجلس میں یہ آیات سنائیں جن میں اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فتح کے آنے اور فوج درفوج لوگوں کے دین اسلام میں داخل ہونے کا ذکر ہے حضرت ابوبکرؓ رو پڑے۔صحابہ حیران تھے کہ فتح کی خوشخبری پر رونا کیسا؟ مگر حضرت ابوبکرؓ کی بصیرت اور فراست بھانپ گئی تھی کہ یہ آیت جس میں رسول اللہ ﷺ کے مشن کی تکمیل کا ذکر ہے، آپؐ کی وفات کی خبر دے رہی ہے۔اور اپنے محبوب کی جدائی کے غم سے بے اختیار ہو کر رو پڑے۔اور پھر اس کے صرف دو سال بعد نبی کریم ﷺ کی وفات ہوگئی۔

حضرت ابوبکرؓ کی اس خداداد بصیرت کا تذکرہ صحابہ میں عام تھا۔ایک اور موقع پر جب نبی کریم ﷺ نے مجلس میں ذکر فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو اختیار دیا کہ دنیا میں رہنا ہے یا خدا کے پاس حاضر ہونا ہے تو اس نے خدا کو اختیار کیا'' حضرت ابوبکرؓ اس پر بھی رو پڑے۔صحابہؓ نے پہلے تعجب کیا مگر بعد میں انہیں پتہ چلا کہ اس ''بندۂ خدا'' سے مراد ہمارے آقا و مولا حضرت محمدؐ تھے۔جنہوں نے دنیا پر خدا کے پاس جانے کو ترجیح دی۔ (بخاری کتاب المناقب)

حضرت ابوبکرؓ کے علمی شغف کا اندازہ اس سوال سے بھی ہوتا ہے جو انہوں نے مسئلہ تقدیر کے بارہ میں نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ انسان کی تقدیر خیر وشر کا اصولی فیصلہ ہو چکا ہے۔تو پھر اعمال کی کیا ضرورت ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اعمال میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو پابند نہیں رکھا۔اختیار دیا ہے کہ جو عمل نیک یا بد چاہے کرے پھر وہ تقدیر کے مطابق انجام کو پہنچتا ہے۔

(مسند احمد جلد 1 ص 6)

حضرت ابوبکرؓ میں استغناء اور اطاعت رسولؐ کا نہایت اعلیٰ جذبہ تھا۔ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے سوال کرنے سے منع فرمایا۔اس ارشاد کی کامل اطاعت کر کے دکھائی صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ بسا اوقات حضرت ابوبکرؓ اونٹنی پر سوار ہوتے۔اونٹ کی رسی ہاتھ سے چھوٹ جاتی اونٹ کو بٹھا کر خود نیچے اتر کر اپنے ہاتھ سے رسی اٹھاتے۔صحابہؓ عرض کرتے کہ آپ ہمیں حکم فرماتے وہ جواب دیتے میرے حبیب رسول اللہؐ نے مجھے حکم دیا تھا کہ لوگوں سے سوال نہیں کرنا (مسند احمد جلد 1 ص 5)

سبحان اللہ! کیسا عجیب استغناء ہے اور کیسی شاندار انکساری۔

محترم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری کو سپردخاک کردیا گیا

احباب جماعت کو یہ افسوسناک خبر دی جاچکی ہے کہ 60 سال تک خدمات سلسلہ بجالانے والے جماعت احمدیہ کے دیرینہ اور مخلص خادم، سابق نائب وکیل التبشیر تحریک جدید محترم مولانا محمد صدیق شاہد گورداسپوری صاحب مربی سلسلہ 15 فروری 2015ء کو بعمر 87 سال اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی نماز جنازہ 17 فروری 2015ء کو 12 بجے دن دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے سبزہ زار میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے پڑھائی۔ بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ دارالفضل میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی نے دعا کرائی۔

آپ کی ساری زندگی خدمات دینیہ، مسلسل جدوجہد، دعوت الی اللہ اور اطاعت خلافت سے معمور ہے۔ جب تک صحت نے اجازت دی آپ دینی امور میں ہمہ تن مصروف رہے۔ کچھ عرصہ قبل آپ کو فالج ہوا جس کی وجہ سے آپ صاحب فراش ہوگئے۔

آپ 31/اکتوبر 1928ء کو لودھی ننگل تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد صاحب محترم میاں کرم الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اوائل 1914ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے قادیان جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ محترم مولانا محمد صدیق صاحب پرائمری پاس کرنے کے بعد جنوری 1940ء میں قادیان آگئے اور مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے سے ہر کلاس میں اول یا دوم آتے رہے۔ 1947ء میں مدرسہ احمدیہ پاس کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

اداریہ

دور مصلح موعود کے 46 مشن اور داعیان الی اللہ

سیدنا حضرت مصلح موعود ایک تاریخ ساز وجود تھے۔آپ اور جماعت احمدیہ کی توام پیدائش ہے۔ دونوں کی زندگی جب 40 کی دہائی میں داخل ہوئی تو ایک سخت امتحان مقدر تھا۔حکومت،عوام، تمام مخالفین اکٹھے ہوکر جماعت کو نیست و نابود کرنے پر تل گئے۔تب خدا نے آسمان سے ایک سکیم حضرت مصلح موعود کے دل پر نازل کی جس نے اس زہر کے لئے تریاق کا کام دیا اور سارے بادل چھٹ گئے۔

اس سکیم کا نام تحریک جدید ہے۔جس کے بنیادی طور پر 3 مطالبات تھے۔

1۔مالی قربانی 2۔داعیان الی اللہ کی فراہمی 3۔پُر درد دعائیں

حضرت مصلح موعود نے چندہ سے بھی زیادہ افراد کی قربانی کو اہمیت اور عظمت دی۔خطبہ جمعہ 31 مارچ 1944ء میں فرمایا۔

اس تحریک کے ابتداء میں ہی میں نے اس کی بنیاد چندہ پر نہیں رکھی۔ بلکہ میں نے اس کی بنیاد آدمیوں پر رکھی تھی اور میں نے کہا تھا کہ مجھے وہ آدمی چاہئیں جو اپنے دلوں میں اخلاص رکھتے ہوں، جو اپنی جانیں خلیفہ وقت کے حکم پر قربان کرنے کے لئے تیار ہوں، جو رات اور دن کام کرنے والے ہوں اور جو سمجھتے ہوں کہ ہم نے جب اپنے آپ کو پیش کر دیا تو اس کے بعد موت ہی ہمیں اس کام سے الگ کرسکتی ہے۔زندگی کے آخری لمحوں تک ہم یہی کام کریں گے اور پورے اخلاص اور پوری ہمت اور پوری دیانت سے کریں گے۔ (خطبات محمود 1944ء جلد 25 صفحہ 241)

حضور انگریزی حکومت کی زیادتیوں کا ذکر کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 4 فروری 1944ء میں فرماتے ہیں۔

گورنمنٹ کے یہ افعال میری آنکھیں کھولنے کا موجب ہوگئے اور میں نے سمجھا کہ یہ (دین) کی مظلومیت اور احمدیت کی بے کسی کا ثبوت ہے کہ ہر کس و ناکس، چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، ادنیٰ ہو یا اعلیٰ احمدیت کو اپنے بوٹ کی ٹھوکر لگانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا۔تب میں نے سمجھا کہ ہماری طرف سے اب تک احمدیت کو پھیلانے کی گو کوششیں ہوئی ہیں مگر وہ کوششیں اور محنتیں اتنی نہیں کہ...... احمدیت کو جلد سے جلد پھیلا سکتیں۔ ہم نے بے شک اپنے فرض کو ایک حد تک ادا کیا ہے۔مگر ایسا احساس ابھی ہم میں پیدا نہیں ہوا کہ اس کے نتیجہ میں قلیل سے قلیل عرصہ میں احمدیت کا رعب دنیا پر چھا جاتا اور اس قسم کی ......طبائع کو پتہ لگ جاتا کہ یہ سلسلہ خدائی طاقت سے بڑھ رہا ہے، اس کا مقابلہ دنیا کا کوئی شخص نہیں کرسکتا۔اس طرح تحریک جدید کا آغاز ہوا اور پھر ہر قدم پر اس تحریک نے ایسا رنگ بدلا جو میرے اختیار میں نہیں تھا اور جماعت میں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک روح پیدا کردی جو ترقی کرنے والی جماعتوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔

میں تحریک جدید کے اس چندہ کو اتنی عظمت نہیں دیتا جو ان چند سالوں میں جمع ہوا۔میں عظمت دیتا ہوں مجاہدین کی اس جماعت کو جنہوں نے اپنی زندگیاں دین کے لئے وقف کی ہوئی ہیں یا آئندہ وقف کریں گے اور میں عظمت دیتا ہوں قربانی کی اس روح کو جو جماعت میں پیدا ہوئی۔

خدا تعالیٰ کی قدرت ہے اس سے پہلے صدر انجمن احمدیہ ہمیشہ مقروض رہا کرتی تھی اور اسے اپنا بجٹ ہر سال کم کرنا پڑتا تھا۔جب میں نے اس تحریک کا اعلان کیا تو ناظروں نے میرے پاس آ آ کر شکایتیں کیں کہ اس تحریک کے نتیجہ میں انجمن کی حالت خراب ہوجائے گی۔میں نے ان سے کہا کہ تم خدا تعالیٰ پر توکل کرو، انتظار کرو اور دیکھو کہ حالت سدھرتی ہے یا گرتی ہے۔چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ یا تو صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ دو اڑھائی لاکھ روپیہ کا ہوا کرتا تھا اور یا اس تحریک کے دوران میں چار پانچ لاکھ روپیہ تک جا پہنچا۔ (خطبات محمود جلد 25 صفحہ 80)

پھر خطبہ جمعہ 24 نومبر 1944ء میں فرمایا۔

اس وقت پنجاب بلکہ سارے ہندوستان میں ہمارے خلاف فضا مکدر ہوچکی تھی اور گورنمنٹ اور رعایا مل کر احمدیت کو کچلنا چاہتے تھے۔

یہ حالات دیکھ کر مجھے اس امر کا احساس ہوا کہ یہ نتیجہ ہے اس امر کا کہ ہم نے (دعوت الی اللہ) میں کوتاہی کی ہے اور ہمیں قلیل التعداد اور تھوڑے سمجھ کر جو چاہتا ہے ہم پر ظلم کرنے کے لئے تیار ہوجاتا ہے۔تب خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ (دعوت الی اللہ) کے کام کو وسیع کرنا چاہئے اور جماعت کی قوت اور شوکت کو بڑھانے کے لئے ہر قسم کے سامان جمع کرنے چاہئیں۔اس خیال کے ماتحت دس سال پہلے میں نے ایک تحریک جاری کی جس کا نام اب تحریک جدید مشہور ہوچکا ہے۔اس تحریک کے کرنے کے وقت خود میرے دل میں اس کی پوری اہمیت نہ تھی اور نہ ہی کام کی وسعت کا اندازہ تھا۔میں نے نوجوانوں کو پکارا کہ وہ آگے آئیں بغیر اس کے کہ کوئی خاص تعداد میرے ذہن میں مستحضر ہو۔جماعت کے نوجوانوں نے دلیری سے آگے بڑھ کر میری اس آواز پر لبیک کہا۔پھر میں نے جماعت کے آسودہ حال لوگوں کو پکارا کہ وہ اپنے روپوں کو پیش کردیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے باوجود اس کے کہ میں نے کل 27 ہزار کا مطالبہ کیا تھا اور وہ بھی تین سال میں۔مگر جماعت نے پہلے ہی سال ایک لاکھ سے زیادہ روپیہ پیش کردیا اور تین سال میں بجائے 27 ہزار کے چار لاکھ کے قریب جمع کردیا اور جوں جوں یہ کام وسیع ہوتا جاتا ہے اس کی اہمیت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ظاہر ہوتی جاتی ہے۔

(خطبات محمود 1944ء جلد 25 صفحہ 699)

داعیان الی اللہ، مالی قربانی اور پُر درد دعاؤں نے مل کر احمدیت کو اس بھنور سے نکال دیا اور دور مصلح موعود میں کل 46 مشن قائم ہوئے۔جو واقفین زندگی کی عظیم خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔آج کی نشست میں ان 46 مشنوں کی تفصیل تاریخی ترتیب بیان کی جاتی ہے۔

دور مصلح موعود کے مشن

اپریل 1914ء	انگلستان	1936ء	یوگوسلاویہ
14 مارچ 1915ء	سیلون	1936ء	ارجنٹائن
15 جون 1915ء	ماریشس	1936ء	پولینڈ
15 فروری 1920ء	امریکہ	1937ء	اٹلی
19 فروری 1921ء	سیرالیون	جنوری 1938ء	چیکوسلواکیہ
28 فروری 1921ء	غانا	17 مئی 1946ء	فرانس
8۔اپریل 1921ء	نائیجیریا	1946ء	صقلیہ (سسلی)
1921ء	بخارا	19۔اگست 1946ء	عدن
1922ء	مصر	13۔اکتوبر 1946ء	سوئٹزرلینڈ
18 دسمبر 1923ء	جرمنی	جون 1947ء	بورنیو
1924ء	ایران	2 جولائی 1947ء	ہالینڈ
17 جولائی 1925ء	شام	3 مارچ 1948ء	اردن
ستمبر 1925ء	ساٹرا	2 فروری 1949ء	مسقط
1928ء	فلسطین	فروری 1949ء	گلاسگو
20 فروری 1931ء	جاوا	27۔اگست 1949ء	لبنان
27 نومبر 1934ء	کینیا	1950ء	ٹرینیڈاڈ
2 مارچ 1935ء	برما	1956ء	ڈچ گی آنا
1935ء	سنگاپور۔ملایا	3 جنوری 1956ء	لائبیریا
27 مئی 1935ء	ہانگ کانگ	وسط 1956ء	سکنڈے نیویا
4 جون 1935ء	جاپان	12۔اکتوبر 1960ء	فجی
10 مارچ 1936ء	سپین	1961ء	آئیوری کوسٹ
1936ء	ہنگری	1961ء	گیمبیا
1936ء	البانیہ	1962ء	ٹوگولینڈ

(الفضل 16 فروری 2000ء)

باقی صفحہ 7 پر

100 سال قبل۔ ماریشس مشن کے بانی

حضرت صوفی غلام محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

خلافت ثانیہ کے پہلے مربی۔ 1915ء میں ماریشس پہنچے

مکرم بشارت نوید صاحب مربی سلسلہ ماریشس

آج سے ٹھیک ایک سو سال قبل 20 فروری 1915ء کو حضرت مصلح موعود نے رفقاء کی ایک جماعت کے ساتھ قادیان سے تقریباً ڈیڑھ میل باہر تک پیدل جا کر حضرت صوفی غلام محمد کو نصائح اور خاص دعاؤں کے بعد رخصت کیا۔ اخبار الفضل آپ سے متعلق لکھتا ہے۔

”اگرچہ مولوی غلام محمد صاحب سے پہلے چوہدری فتح محمد صاحب (مربی سلسلہ) انگلستان میں کامیابی سے کام چلا رہے ہیں...... یہ بھی صحیح ہے کہ وعظ و (دعوت الی اللہ) کا تمام کام باقاعدگی کے ساتھ خلافت ثانیہ میں ہی شروع ہوا ہے اس لئے گو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ماریشس کا (مربی) خلافت محمود کا پہلا (مربی) ہے۔ مگر اس کے ساتھ اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مولوی غلام محمد صاحب ہی پہلے (مربی) ہیں جن کو خلیفہ ثانی نے اپنے عہد خلافت میں ہندوستان سے باہر بھیجا۔“

(الفضل 25 فروری 1915ء صفحہ 3)

ابتدائی حالات

حضرت صوفی غلام محمد 1881ء میں ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مسیح موعود کے 313 رفقاء میں سے تھے۔

حضرت مسیح موعود کے رفیق چوہدری رستم علی نے آپ کو یتیم اور بے سہارا پا کر اپنے پاس رکھا اور آپ کی بہترین تعلیم و تربیت کی۔ اس طرح یقیناً چوہدری رستم علی صاحب بھی دعا اور ثواب کے مستحق ہیں۔

چوہدری رستم علی صاحب کا اپنا ایک ہی بیٹا تھا جو بیمار ہوا تو آپ اُسے قادیان بمعہ اہلیہ لے آئے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کے ہاں قیام فرمایا۔ یہ بیٹا اُسی دوران قادیان میں ہی وفات پا گیا۔ چوہدری رستم علی صاحب کا یہ بیٹا حضرت صوفی صاحب کا ہم عمر تھا اور جن دنوں اُس کی وفات ہوئی دونوں تیسری کلاس کے طالب علم تھے۔

صوفی صاحب کی بیٹی نعیمہ بیگم بیان کرتی ہیں۔

”آپ خود ہی فرمایا کرتے تھے کہ جب آپ چھوٹے تھے تو آپ کے والد ماجد چل بسے تھے جس کی وجہ سے آپ کا دل آپ کے وطن سے بالکل اُچاٹ ہو گیا اور آپ اپنی والدہ و دیگر رشتہ داروں کو بتائے بغیر وہاں سے چل دیئے۔ اتفاق سے آپ کی ملاقات حضرت چوہدری رستم علی سے ہوئی۔ آپ اُنہیں کے پاس رہنے لگے۔ وہ اُن دنوں منٹگمری (حال ساہیوال) میں ملازم تھے۔ بعد میں ان کی تبدیلی ضلع گورداسپور میں ہوگئی اور یہاں آنے پر ابا جان حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے حضور ہی کی خدمت میں رہنے لگے۔“

(الفضل 11 مئی 1948ء)

حضرت مولوی شیر علی صاحب فرماتے ہیں۔

حسن اتفاق سے یہ بچپن میں ہی چوہدری رستم علی صاحب کے زیر تربیت آگئے تھے۔ چوہدری صاحب سلسلہ کے ایک نہایت ہی مخلص کارکن تھے۔ وہ پہلے انبالہ میں کورٹ انسپکٹر تھے بعد میں تبدیل ہو کر گورداسپور آگئے۔ چوہدری صاحب کی تنخواہ اگرچہ معقول تھی۔ مگر وہ نہایت ہی غریبانہ گزارہ کرتے تھے اور تنخواہ جو بچتی وہ ساری کی ساری سلسلہ کے لئے دے دیتے۔ جب چوہدری صاحب گورداسپور میں تھے تو قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کھولا گیا تو انہوں نے صوفی صاحب کو قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیج دیا اور قادیان میں وہ مڈل کلاس میں داخل ہوگئے۔ اس وقت سے میرا ان کے ساتھ خاص تعلق قائم ہو گیا۔ کیونکہ میں اُن دنوں نہ صرف ہیڈ ماسٹر ہی تھا بلکہ اُن کلاسوں کو بھی پڑھاتا تھا جن میں صوفی صاحب داخل ہوئے تھے۔ صوفی صاحب بہت ذہین تھے اور جلد جلد ترقی کرتے گئے اور انہوں نے F.A کا امتحان قادیان میں پاس کیا تھا ان دنوں عارضی طور کالج کلاس کھول دی گئی تھی اور اس میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب عربی اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل دینیات پڑھایا کرتے تھے بعد میں یہ کلاس یونیورسٹی کے قواعد کے ماتحت بند کر دینی پڑی اور صوفی صاحب F.A کرنے کے بعد M.A.O کالج علی گڑھ میں داخل ہو گئے اور B.A کا امتحان پاس کیا۔ اُنہوں نے وہاں کے ماحول کا کوئی اثر نہ لیا وہ قادیان والی سادہ سی زندگی بسر کرتے رہے۔ یہی آپ کی سادگی تھی جس کی وجہ سے آپ کو لوگوں نے صوفی کا خطاب دے دیا تھا۔

(الفضل 3 دسمبر 1947ء)

صوفی صاحب فرماتے ہیں۔

”جب میں نے میٹرک پاس کر لیا تو حضرت خلیفۃ المسیح اول حضور اقدس سے کہنے لگے کہ مجھے میڈیکل کالج جوائن کرنا چاہئے مگر حضور نے ہنستے ہوئے فرمایا کہ یہ لڑکا تو بہت نرم دل ہے۔ اس لئے میڈیکل کالج میں داخل نہ ہو سکے گا اور پھر مجھے علی گڑھ کالج میں داخل ہونے کی صلاح دی۔“

آپ کی بیٹی بتاتی ہیں کہ واقعی آپ کا دل بہت نرم تھا اور رحم سے بھرپور بھی۔ آپ کئی سال اپنے محلّہ کے پریذیڈنٹ رہے ہیں جب بھی کوئی بیوہ یا غریب عورت آپ کے پاس آتی اور اپنی مصیبت آپ کو سُناتی تو میں اکثر دیکھتی کہ آپ کی آنکھیں تر ہو جاتیں اور پھر تسلی دیتے ہوئے فرماتے زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں دعا کیا کرو خدا تعالیٰ ہر مصیبت دور فرمائے۔ (الفضل 11 مئی 1948ء)

حضرت صوفی صاحب نے علی گڑھ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد ٹریننگ کالج لاہور سے کامیابی حاصل کی اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں عربی و دینیات کے مدرس مقرر ہوئے۔ آپ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے عبرانی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل سے عربی زبان اور دینی علوم حاصل کئے۔ اسی دوران آپ نے قرآن مجید بھی حفظ کیا۔

(الفضل قادیان 25 فروری 1915ء صفحہ 3)

حضرت مولوی عبدالکریم کا اظہارِ خوشنودی

حضرت مولوی شیر علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ صوفی صاحب کے متعلق مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ میں ایک دفعہ بیمار ہوا تو میری خدمت کے لئے دو لڑکے لگائے گئے۔ ایک صوفی غلام محمد صاحب اور ایک اور لڑکا۔ میری بیماری میں ان لڑکوں کو پاخانہ وغیرہ اُٹھانا پڑتا تھا اور میں دیکھتا تھا کہ صوفی صاحب اس کام کے کرنے میں ذرہ بھی کراہت محسوس نہ کرتے تھے اور کشادہ پیشانی سے کام کرتے تھے۔ مگر دوسرا لڑکا ناک چڑھالیا کرتا تھا۔

صوفی صاحب مرحوم کو یہ فخر حاصل ہے کہ آپ کا پہلا نکاح حضرت مسیح موعود نے خود تجویز فرمایا تھا۔ جب مولوی عبدالکریم صاحب فوت ہوئے تو اُن کی وفات کے بعد جب مدت گزر چکی تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مولوی صاحب کی بڑی بیوی کو تو نکاح ثانی کی ضرورت نہیں لیکن چھوٹی بیوی کے متعلق اندیشہ ہے کہ اُن کے والد صاحب (جو اُن دنوں سیالکوٹ میں تھے) اُن کا رشتہ کسی غیر موزوں جگہ نہ کر دیں پھر آپ نے اس رشتہ کے لئے صوفی غلام محمد صاحب کا نام تجویز فرمایا اور پانچ سو روپیہ مہر تجویز کیا۔ اُس وقت صوفی صاحب کسی کام پر نہیں لگے تھے چنانچہ حضور کے پانچ سو روپیہ تجویز کرنے سے لوگوں نے خیال کیا کہ صوفی صاحب کی حیثیت خدا کے فضل سے بڑھے گی۔ میرے خیال میں یہ فعل صوفی صاحب پر خدا تعالیٰ نے اُس نیکی کی وجہ سے کیا جو انہوں نے حضرت مولوی (عبدالکریم) صاحب کی خدمت ادا کرنے میں ظاہر کی جس کا ذکر اُوپر آچکا ہے اور جس کی وجہ سے حضرت مولوی صاحب صوفی صاحب پر بہت خوش ہوئے تھے اور خوشنودی کا اظہار فرمایا تھا۔

(الفضل 3 دسمبر 1947ء)

ماریشس کے احمدیوں میں ایک روایت یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ صوفی صاحب نے بیان کیا کہ قادیان میں ایک شادی کی تقریب جس میں حضرت مسیح موعود نے بھی شرکت فرمائی بارش کے چند قطرے بطور خوشنودی کے گرے جبکہ آسمان پر کوئی بادل نہ تھے۔ جب حضرت غلام رسول وزیر آبادی اپنے شہید بیٹے حافظ عبیداللہ کی اہلیہ اور اپنے پوتے کو لینے ماریشس تشریف لائے تو اُنھوں نے بتایا کہ حضرت صوفی صاحب کی شادی کے موقعہ پر بارش کے چند قطرے بطور خوشنودی کے گرے تھے جبکہ بادل کا کوئی نام و نشان نہیں تھا تب لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہ صوفی صاحب کی اپنی شادی کا واقعہ تھا۔

رسول کریم ﷺ سے عشق

آپ کی بیٹی بیان کرتی ہیں۔

”آپ جب بھی رسول کریم ﷺ یا حضرت مسیح موعود کا ذکر مبارک فرماتے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو چھلکنے لگتے اور آواز میں رقت پیدا ہو جاتی مگر آپ کے لبوں پر مسکراہٹ کھل جاتی نہ جانے کیوں میں جب چھوٹی ہی تھی آپ ہم سب بچوں کو بُلا کر فرماتے ”آؤ بچو نظم پڑھیں“ اور پھر خود بخود شروع کر دیتے۔

”زندگی بخش جامِ احمد ہے
کیا ہی پیارا یہ نامِ احمد ہے“

جب ہم سب بھی اُن کے ساتھ مصروف ہوتے تو میں دیکھتی کہ آپ کی آنکھوں میں وہی مخصوص آنسو اور لبوں پر وہی پیاری سی مسکراہٹ رقص کر رہی ہوتی اور آپ لگاتار گاتے چلے جاتے کیا ہی پیارا یہ نامِ احمد ہے اور پھر رسول کریم ﷺ کی مدح میں گاتے۔

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ۔

آپ فرمایا کرتے: ”حضور اقدس مجھے بہت عزیز رکھتے اور جب کبھی آپ کو گورداسپور میں اپنے مقدموں وغیرہ کے لئے جانا پڑتا تو میرے علاوہ دو اور آدمی آپ کے ساتھ ہوتے۔ آپ وہاں ہمیشہ میرے پیچھے نماز ادا کیا کرتے۔ ایک دفعہ میں وہاں پانچ منٹ دیر سے پہنچا میرے شانے پر اپنا دستِ مبارک رکھتے ہوئے فرمانے لگے۔ ”بھئی آپ تو ہمارے امام ہیں آپ نے کیوں دیر لگائی“ آپ جب بھی یہ جملہ دُہراتے آپ کی آنکھوں میں ایک نئی ہی قسم کی چمک پیدا ہو جاتی جیسے آپ کو اپنی کھوئی ہوئی محبوب ترین چیز مل گئی ہو۔ پھر فرماتے مجھے فخر ہے کہ حضور اقدس مجھے اپنا امام چُنا کرتے تھے“۔

(الفضل 11 مئی 1948ء)

آپ فرماتے ہیں ”حضور اکثر کاموں کے لئے مجھے بٹالہ یا امرتسر بھیجا کرتے تھے۔ چونکہ اُن دنوں گاڑی نہیں تھی اس لئے کچھ سفر یکوں کے ذریعہ اور کچھ پیدل ہی طے کرنا پڑتا۔ چنانچہ جب لیکھرام کی موت کے بعد حضور کے خانۂ مبارک کی تلاشی لی جا رہی تھی اس دن بھی میں امرتسر سے واپس آرہا تھا کہ میں نے یہ دلخراش خبر سُنی گو مجھے پورا یقین تھا کہ

حضور بالکل حق پر ہیں۔ مگر پھر بھی میں تمام رستہ روتا ہوا اور دعا کرتا ہوا قادیان پہنچا۔"

(الفضل 11 مئی 1948ء)

آپ کی بیٹی بیان کرتی ہیں کہ ابا جان کے بال بہت خوبصورت اور ہلکے گھونگھریالے تھے ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ

آپ نے اپنی ڈائری میں لکھا تھا "جب حضور اقدس نے وفات پائی میں اِن دنوں لاہور ہی میں تھا میں اور دو احمدی دوست موچی گیٹ کے پاس سے گزر رہے تھے کہ ایک احمدی دوست گھبرایا ہوا گزرا میرے پوچھنے پر اُس نے بتایا کہ حضور فوت ہوگئے ہیں۔

نہ جانے اُس وقت میری ٹانگوں میں اس قدر طاقت کیسے آگئی اور میں بہت جلد حضور کی جائے رہائش پر پہنچ گیا اور میں نے دیکھا حضورِ اقدس کو نہلا کر کفن پہنا دیا گیا تھا میں بھاگ کر اُن تک پہنچا اور جلدی سے اُن کی منور پیشانی کے کئی بوسے لے ڈالے اور میرے آنسو تھے کہ رُکنے کا نام نہ لیتے تھے اور میں دل میں سوچ رہا تھا کہ نہ جانے میں حضور کو اب کتنی مدت کے بعد ملوں گا۔

پھر لکھتے ہیں جب میں محترم رستم علی خان کے پاس رہتا تھا اُن کا ایک لڑکا جو میرا ہم عمر تھا اور میرے ساتھ تیسری کلاس میں پڑھتا تھا اچانک بیمار ہو کر فوت ہوگیا۔ اُس دن میں تمام دن اُداس اور روتا رہا اور گھڑی گھڑی مجھے یہ خیال ستاتا کہ میں بھی اسی طرح ایک دن مر جاؤں گا مگر مجھے اُس وقت کیا معلوم تھا کہ اپنے محبوبِ حقیقی کو ملنے میں کس قدر مسرت حاصل ہوتی ہے۔"

(الفضل 11 مئی 1948ء)

حضرت صوفی صاحب کا عشق قرآن

حضرت مولوی شیر علی بیان کرتے ہیں۔

آپ کو قرآن شریف سے بہت محبت تھی جب آپ قادیان آئے تو آپ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی خوش الحانی کو پسند کر کے مولوی صاحب کی طرز پر قرآن شریف کو بہت پڑھنے کی کوشش کرنے لگے۔ چنانچہ اس میں آپ کسی حد تک کامیاب ہوگئے۔ آپ کو قرآن شریف کے متعلق خاص ملکہ تھا کہ جب درس میں حضرت مولوی صاحب کسی آیت کے متعلق دریافت فرماتے کہ وہ کس سورۃ میں تو آپ فوراً بغیر سوچے کے بتا دیتے کہ یہ آیت فلاں جگہ کی ہے۔ اُس وقت آپ قرآن شریف کے حافظ بھی نہیں تھے مگر شاید ہی حافظِ قرآن اتنی سُرعت کے ساتھ بغیر سوچنے کے قرآن کریم کی آیات کا پتہ بتا سکتا ہو جس سُرعت کے ساتھ وہ بتا دیتے تھے حضرت مولوی صاحب کو اِس بات سے بہت تعجب ہوتا تھا ایک دن اُنھوں نے صوفی صاحب سے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا گُر ہے کہ اتنی جلدی ہر ایک آیت کا پتہ بتا دیتے ہو تم قرآن کے حافظ بھی نہیں ہو پھر بھی تم دوسرے حافظوں سے پہلے ہر ایک آیت کا پتہ، نشان بتا دیتے ہو۔ تو صوفی صاحب نے جواب دیا کہ جو آیت آپ پوچھتے ہیں میں اُس کی طرزِ عبارت سے پتہ لگا تا ہوں۔ کیونکہ ہر ایک سورۃ کی طرزِ عبارت جُدا گانہ ہے اور میں یہ دیکھ لیتا ہوں کہ اس آیت کی طرزِ عبارت کس سورۃ سے ملتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تفسیر قرآن کریم انگریزی کی introduction میں تحریر فرمایا ہے کہ قرآن شریف کی طرزِ عبارت ایسی ہے کہ اِس کو آسانی سے یاد کیا جا سکتا ہے اور اپنی جماعت کے تین افراد کی مثالیں تحریر فرمائی ہیں جنہوں نے بڑی عمر میں تھوڑے عرصے میں قرآن شریف کو یاد کرلیا۔ اُن میں سے ایک مثال چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے والد صاحب کی ہے دوسری صوفی غلام محمد صاحب اور تیسری ڈاکٹر بدرالدین صاحب کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے صوفی صاحب کو ایک فخر یہ بھی عطاء فرمایا کہ آپ کے ماریشس سے آنے کے بعد جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت صاحب کی تقریروں سے پہلے اور مجلس مشاورت کے افتتاح کے وقت ہمیشہ آپ سے تلاوت کروائی جاتی۔

گزشتہ مشاورت کے موقعہ پر میں نے صوفی صاحب کو مبارک باد دی تھی کہ آپ کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ترجمۃ القرآن انگریزی کی انٹروڈکشن میں فرمایا ہے۔ صوفی صاحب مرحوم یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور بعد میں فرمایا "مجھے خود حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم یاد کرنے کی تحریک فرمائی تھی۔

(الفضل 3 دسمبر 1947ء)

مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بیان کرتے ہیں:

آپ قرآن کریم کے حافظ اور عاشق تھے اور اپنے مخصوص اور وجد آفرین انداز میں جس میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کی آواز کا رنگ پایا جاتا تھا تلاوت قرآن کریم فرمایا کرتے تھے۔ قرآن کریم پڑھاتے ہوئے بھی خوش الحانی سے قرآن کریم کی آیات کی تلاوت کرتے اور اُس وقت آپ کی نیم وا آنکھوں میں وجدانی کیفیت نظر آتی۔

آپ کو کلام پاک سے بے حد محبت اور عشق تھا آپ نے اپنی اولاد کے نام بھی قرآن کریم کے مقدس الفاظ سے اخذ کئے اور مفرد نام رکھے۔ اور جن آیات سے آپ نے اپنی اولاد کے نام مقتبس کئے وہ اپنے مکان کے دروازوں اور کھڑکیوں پر کندہ کروائے۔ مختلف آیات کے مندرجہ ذیل ٹکڑے کھڑکیوں اور دروازوں پر لکھے ہوئے ہیں۔

1۔ ومبشراً برسولٍ یاتی من بعدی......

2۔ نزل علیٰ محمدٍ

3۔ مقام محمودا

4۔ التا ئبون العابدون الحامدُونَ

انہیں آیات میں سے آپ نے اپنے لڑکوں کے اسماء مقتبس کئے۔ چنانچہ آپ کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر "احمد" دوسرے "محمد" تیسرے "محمود" اور چوتھے کا نام "حامد" ہے۔

(الفضل 16 جون 1960)

سر آغا خان کا آپ کے نام تحفہ

ایک مرتبہ سر آغا خان اسلامیہ کالج لاہور گئے تو پرنسپل ہنری مارٹن نے صوفی صاحب کو تلاوت کے لئے بُلایا۔ صوفی صاحب نے وجد میں آکر جو تلاوت کی تو سر آغا خان بھڑک اُٹھے اور فرمایا کہ میں دُنیا کے ہر گوشے میں ...... سے ملا ہوں ایسی پُرسوز قرأت کبھی نہ سُنی تھی اور وعدہ کیا کہ میں اِن کے لئے تحفہ بھیجوں گا۔ تحفہ آیا کتاب Letters of Queen Victoria جس پر سر آغا خان ثالث کے دستخط تھے۔ کیونکہ وہ ملکہ کے ذاتی دوست تھے اور اُنہیں "فرزند خاص دولت انگلیشیہ" کا خطاب ملا تھا۔ (مضامین شاکر صفحہ 165)

آپ کی بیٹی بیان کرتی ہیں:

"جب آپ رمضان المبارک میں تراویح پڑھایا کرتے تو تمام (بیت) میں تل رکھنے کو جگہ باقی نہ رہتی اور خاص کر ستائیسویں روزے۔ آپ اکثر اسی دن قرآن کریم ختم فرماتے۔ ویسے ذاتی طور پر ہر تیسرے دن قرآن مجید ختم کرتے۔

مجھے یاد ہے جب ابّا جان تلاوت میں مگن ہوتے اور میری نظریں قرآن شریف کے صفحوں پر دوڑ رہی ہوتیں۔ باہر رستہ پر چلنے والے لوگ کھڑے ہو جاتے اور میں نے کئی دفعہ سُنا راہگیر آپس میں باتیں کرتے "ٹھہرو بھئی یہاں ایک مرزائی (احمدی) آدمی خدا کا کلام اتنی اچھی آواز میں پڑھتا ہے کہ آگے قدم بڑھانے کو دل ہی نہیں چاہتا۔

آپ ماہ رمضان شریف میں چند منٹ بھی ضائع نہ ہونے دیتے۔ قرآن پاک کی تلاوت فرماتے اور فرماتے چلے جاتے۔ تمام گھر میں آپ کی دلکش آواز گونجتی رہتی۔ آپ نے متواتر کئی دفعہ 6,6 ماہ کے روزے رکھے اور اپنی زندگی کی کئی راتیں محض خدا کی عبادت کے لئے وقف کردی تھیں۔

جب سے میں نے ہوش سنبھالی جب کبھی رات کے وقت میری آنکھ کھلی تو میں دیکھتی کہ ابا جان نماز کے تخت پر بیٹھے نہایت گریہ وزاری سے دعا مانگ رہے ہیں یا قرآن کریم کی سورتیں آپ مسلسل پڑھتے چلے جاتے ...... ایک دن ہمارے گھر میں سے ابا جان سے کسی نے پوچھا صبح تہجد کے وقت آپ کتنا قرآن مجید پڑھ لیتے ہیں۔ فرمانے لگے "یہی کوئی آٹھ، سات سپارے اور کبھی کبھی دس بھی پڑھ لیتا ہوں" ہماری حیرت کی انتہاء نہ رہی مگر وہ تو یوں بتا رہے تھے گویا کوئی معمولی سی بات ہو۔

امی آپ سے کہا کرتیں تھیں کہ آپ روزہ رکھ کر اتنی زور سے تلاوت فرماتے ہیں کیا آپ تھک نہیں جاتے؟ تو آپ جواب دیتے "تلاوت میں مگن ہو کر میں سب کچھ بھول جاتا ہوں مجھے یاد تک نہیں رہتا کہ میں روزہ رکھے ہوئے ہوں اور جب مُنہ بہت خشک ہونے لگتا ہے تو میں مُنہ میں قرآن مجید پڑھتا رہتا ہوں اور پھر فرماتے میں اس لئے ہر وقت کلام پاک پڑھتا رہتا ہوں کہ جب کبھی میں اپنے آقائے حقیقی کے سامنے جاؤں تو اُس کا کلام ہی میری زبان پر ہو۔ کاش ایسا ہی ہو۔" اور پھر خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھئے آپ وفات سے پہلے بے ہوشی میں تلاوت ہی فرماتے رہے۔ آپ کے چہرہ پر مسکراہٹ تھی اور لبوں پر قرآن پاک کی آیات مقدسہ۔ سبحان اللہ (18 مئی 1950ء)

حضرت صوفی صاحب بطور اُستاد

حضرت صوفی صاحب کا اپنے شاگردوں سے صرف اُستاد ہی کا تعلق نہ تھا بلکہ وہ ایک شفیق باپ کی طرح اپنے شاگردوں کا مستقل خیال رکھتے تھے آپ کے ایک شاگرد مکرم برکات احمد راجیکی صاحب لکھتے ہیں؛

مجھے یہ واقعہ بھول نہیں سکتا کہ جب ہمارا میٹرک کا امتحان شروع ہوا تو میرا پہلا پرچہ جو حساب کا تھا بہت خراب ہوگیا۔ دوسرے دن جیومیٹری کا پرچہ تھا جب میں پرچہ سے فارغ ہو کر امتحان کے کمرہ سے باہر نکلا تو باہر حضرت صوفی صاحب اور حضرت مولوی محمد جی صاحب کو دروازے پر دیکھا۔ ان دونوں بزرگ اُساتذہ نے آگے بڑھتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا ہی انتظار کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا تھا کہ کل تمہارا پرچہ خراب ہوگیا تھا ہم دعا کرتے رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ آج جیومیٹری کا پرچہ اچھا کردے تاکہ تم پاس ہوسکو۔ جب میں نے عرض کیا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج کا پرچہ تسلی بخش ہوا ہے تو دونوں کے چہرے خوشی سے ٹمٹما اُٹھے۔ خاکسار کا دل ان ہر دو بزرگ اُساتذہ کی شفقت اور ہمدردی کی وجہ سے جذباتِ تشکر سے بھر گیا۔

آپ کو اپنے فرائض کی ادائیگی کا اس قدر احساس تھا کہ ایک دفعہ صبح کی نماز کی ادائیگی کے لئے جب آپ اپنے مکان سے بیت کی طرف آرہے تھے تو رستے میں ایک مکان کی تعمیر کے سلسلہ میں بنیادوں میں اینٹیں چنی ہوئی تھیں چونکہ ابھی اندھیرا ہی تھا اس کے لئے آپ کو ان اینٹوں سے ٹھوکر لگی اور گر گئے اور آپ کے سامنے کے دو تین دانت ٹوٹ گئے اور ہونٹ بھی زخمی ہوگئے لیکن اسی زخم خوردہ حالت میں آپ سکول میں پڑھانے کے لئے تشریف لے آئے اُس وقت آپ نے ہونٹوں پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ جب ہم نے پوچھا تو گرنے کا واقعہ سُنایا اور فرمایا بے شک مجھے کافی تکلیف اور درد ہے اور بات کرنے سے بھی بہت

زیادہ تکلیف ہوتی ہے لیکن میں نے رُخصت نہیں لی۔ کیونکہ امتحان قریب ہیں اور میری غیر حاضری سے لڑکوں کا بہت ضیاع ہوگا اور تعلیم کا بھی نقصان ہوگا۔ کلاس میں اگرچہ میں خود نہ پڑھ سکوں گا لیکن سُن تو سکوں گا۔ (الفضل 16,17 جون 1960ء)

خدمت دین کے لئے زندگی وقف

علی گڑھ تعلیم کے دوران آپ ایک بار قادیان آئے تو حضرت مسیح موعود نے خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔ اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے حضرت صوفی غلام محمد صاحب اور حضرت ماسٹر محمد دین صاحب نے حضرت حکیم فضل دین صاحب کے گھر بیٹھ کر یہ تحریر لکھی کہ ’’ہم خدمتِ دین کے لئے زندگی وقف کرتے ہیں۔ آپ ہمیں جہاں چاہیں امریکہ یا افریقہ بھیج دیں، حضور نے یہ درخواست حضرت مفتی صاحب کو دے دی تھی۔

آپ فرماتے ہیں ’’جب حضرت مسیح موعود کا وصال ہوگیا تو مجھے ڈر پیدا ہوا کہ میں اُن لوگوں میں سے نہ ہو جاؤں جو منافق ہوتے ہیں۔ جو کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ اُس وقت میں نے حضرت خلیفہ المسیح الاول کو لکھا۔ اُنہوں نے فرمایا ہمارا تمہارے متعلق یہ ظن نہیں ہے۔‘‘

(الفضل قادیان 25 مارچ 1927ء صفحہ 2)

بالآخر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور میں آپ کی اس نظر کو شرفِ قبولیت حاصل ہوئی۔

ماریشس روانگی

1914ء میں جب ماریشس کے احمدیوں کی طرف سے مربی بھجوانے کی درخواست کی گئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو تیاری کا حکم ارشاد فرمایا۔ آپ 20 فروری 1915ء کو قادیان سے روانہ ہوئے اور حیدر آباد، مدراس اور کولمبو (سری لنکا) سے ہوتے ہوئے 15 جون 1915ء کو دس بجے دن ماریشس کی بندر گاہ پورٹ لوئیس (Port Louis) پہنچے۔

ماریشس روانگی سے قبل آپ نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ ’’سیدنا حضرت مسیح موعود تشریف لائے ہیں اور خوشی خوشی دریافت فرماتے ہیں کہ کب روانہ ہوگے۔ (الفضل 25 فروری 1915ء)

حضرت مصلح موعود نے آپ کے ماریشس جانے سے قبل رؤیا میں دیکھا کہ جہاں آپ جارہے ہیں اس جزیرہ پر بہت سارے سانپ پھن پھیلائے کھڑے ہیں۔

صوفی صاحب لکھتے ہیں 15 جون 1915 ساحلِ ماریشس پر اُترا۔ حضرت مصلح موعود کی رؤیا صادقہ کے مطابق جزیرہ پُر تھا۔ 16 جون کے ایک ...... اخبار میں شائع ہوا کہ کنارہ جہاز کی سواریوں میں سے ایک سواری مولوی غلام محمد بی اے ہے جو احمدی سلسلہ کا منّاد ہے...... اس اخبار نے گورنمنٹ سے درخواست کی کہ اُس کو واپس کر دیا جاوے۔

(الفضل 14 دسمبر 1922ء)

ماریشس میں لوگوں نے اپنا پورا زور لگایا اور تمام حربے استعمال کئے اور کئی منصوبے بنائے تا کہ آپ کو ملک بدر کرسکیں اور جماعت کی ترقی روک دیں۔ حکومت سے آپ کے خلاف شکایات کیں۔ آپ سے متعلق غلط افواہیں پھیلائیں۔ لیکن ہر جگہ اُنہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

آپ نے ماریشس پہنچتے ہی پورے جوش اور ولولہ سے گاؤں گاؤں جا کر بغیر کسی خوف کے دعوت حق کا کام شروع کردیا۔ اسی طرح انفرادی طور پر بھی اور ٹرین میں سفر کے دوران بھی دعوت کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپ نے عیسائیوں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی مباحثے اور سوال و جواب کی مجالس لگائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا فرمان پورا ہوا

ماریشس میں کامیاب پبلک جلسوں کے انعقاد اور اُس میں تقاریر کا ذکر کرتے ہوئے صوفی صاحب حضرت مصلح موعود کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں:

’’حضور کو یاد ہوگا کہ میں اور حضور حضرت خلیفہ اول کے پاس (بیت) مبارک میں بیٹھے ہوئے تھے اور مولوی صاحب بخاری سُنا رہے تھے اس میں ایک یہ حدیث آئی کہ الاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِن وَرَائِہٖ۔ اس پر مولوی صاحب نے فرمایا کہ لوگ میرا کہا نہیں مانتے اور امام کو کچھ نہیں سمجھتے اور میری طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اِن کو ہم نے بہت دفعہ کہا ہے کہ بولو اور لکھنا شروع کرو یہ ہمارے وقت میں کام نہیں کرتے آپ کے وقت میں کام کریں گے مجھے خوب یاد ہے معلوم نہیں حضور کو یاد ہے یا نہیں۔‘‘

(الفضل 21 نومبر 1915ء صفحہ 7)

’’جناب صوفی صاحب نے خدا کے فضل وکرم سے احمدیت کا سکہ بٹھا دیا آپ کو دعوت الی اللہ کا ایک جنون تھا۔ دوست تو دوست غیر بھی صوفی صاحب کی قابلیت کے معترف ہیں۔ جماعت میں وحدت کی روح قائم کرنے کے لئے صوفی صاحب نے کمال دانائی اور حکمتِ عملی دکھائی، جب کبھی دو دوستوں میں باہمی جھگڑا ہو جاتا تو آپ اِن کے ملانے کے لئے ہر ایک ممکن کوشش کرتے۔ آپ ہر ایک سے الگ الگ ملتے اور اُسے سمجھاتے بجھاتے حتیٰ کہ آپ رو پڑتے اور کہتے حضرت مسیح موعود کی جماعت کی وحدت اور اتفاق میں فرق نہ پڑنا چاہئے۔ لوگ اُن کے آنسو دیکھ کر ملنے پر مجبور ہو جاتے۔ اگر کسی شخص کو صوفی صاحب جمعہ یا عید کے موقعہ پر نہ دیکھتے تو فوراً دریافت کرتے کہ بیمار تو نہیں ہیں۔ جھٹ اُس کے مکان میں پہنچتے اور احوال دریافت کرتے۔ اکثر سفر کرتے اور جماعت میں دورہ کرتے۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز اُردو اکتوبر 1939ء صفحہ 32)

ماریشس کی عدالت میں جو جج (بیت) کیس کی سماعت کر رہا تھا جہاں صوفی صاحب پیش ہوتے تھے اس نے زبانی اظہار کیا کہ صوفی صاحب بہت نیک انسان ہیں اور میں اُن سے بہت متاثر ہوں۔ اگر یہ مسیح موعود کا دعویٰ کریں تو میں ماننے کو تیار ہوں۔

جب ایک جج نے آپ سے پوچھا کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ مرزا صاحب پر فرشتے اُترتے ہیں؟ آپ نے جواباً فرمایا کی اس سے بڑا ثبوت کیا ہوسکتا ہے کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے فرشتے اُترتے دیکھے ہیں۔

آپ وہ خوش قسمت انسان تھے جنہیں اپنے پیارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے مندرجہ ذیل پُر شوکت الفاظ میں مقبول خدمت کا سرٹیفکیٹ ملا۔

’’میں اپنے علم و یقین کی بناء پر کہتا ہوں کہ ہمارے ماریشس کے (مربیان) نے نہایت اخلاص کے ساتھ خدمت دین کی اور وہ ہمارے اعلیٰ مجاہدوں میں شامل ہیں اور انہوں نے جو کچھ کیا ہے خدا کے لئے کیا ہے۔‘‘

(الفضل 14 دسمبر 1923ء صفحہ 7 کالم 3)

جب آپ ماریشس سے رُخصت ہونے لگے تو 600 افراد کی مضبوط جماعت اپنے پیچھے چھوڑی۔

ماریشس سے آنے کے بعد آپ تعلیمی کاموں میں مشغول ہوگئے اور سروس سے ریٹائر ہونے کے بعد خدمت سلسلہ کے مختلف کام انجام دیتے رہے۔ آپ محلّہ دارالرحمت کی بیت کے امام تھے اور نہایت باقاعدگی سے نمازیں باجماعت ادا کرتے رہے اور درس القرآن بھی دیتے رہے اور رمضان شریف میں نماز تراویح میں قرآن کریم سُناتے رہے اور سلسلہ کی طرف قاضی کے فرائض بھی ادا کرتے رہے اور آپ نے یہ تمام فرائض نہایت ہی خوبی کے ساتھ ادا کئے۔ (الفضل 3 دسمبر 1947ء)

ایک مرتبہ آپ نے اپنے انہماک میں نماز مغرب کافی لمبی پڑھائی جس پر چند نوجوانوں نے آپ کو خط لکھا کہ نماز اوسط درجے کی پڑھایا کریں۔ صوفی صاحب نے اگلے روز نماز مغرب کے بعد اعتراف کیا کہ کل انہوں نے نماز لمبی پڑھائی تھی اور صاف صاف لفظوں میں معافی چاہی۔

حضرت صوفی صاحب کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ نے اس دور میں مسلسل بارہ سال بیرون ہند دعوت الی اللہ کی ادائیگی میں صرف فرمائے اور 16 مارچ 1927ء کو قادیان واپس تشریف لائے۔

(الفضل قادیان 22 مارچ 1927ء صفحہ 3)

حضرت مصلح موعود نے تقسیم ملک کے وقت بزرگ (رفقاء) کو جب قادیان سے ہجرت کا ارشاد فرمایا تو آپ کو یہ سنتے ہی شدید دھکا (Shock) لگا۔ حسرت بھری نگاہ اِدھر اُدھر ڈالتے ہوئے کہا کہ ’’ہم نے تمام جہان کو چھوڑ کر اس مقدس بستی میں اپنے امام کے قدموں میں بسیرا کیا تھا کیا اب ہمیں یہاں سے بھی نکلنا پڑے گا۔ آپ کی آواز بھرآئی ہوئی تھی اور دل حد درجہ مضطرب تھا۔‘‘

(الفضل 17 جون 1960ء)

ہجرت کے چند روز بعد ہی 17، 18۔ اکتوبر 1947ء کی شب آپ نے لاہور میں وفات پائی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

سید علی بلگرامی

سید علی بلگرامی برصغیر کے ایک نامور عالم تھے۔ وہ 10 نومبر 1851ء کو پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ جہاں ان کے والد سید زین الدین حسین ڈپٹی کلکٹر تھے۔ انہوں نے عربی اور فارسی کی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی اور 1874ء میں پٹنہ کالج سے گریجوایشن کیا۔ اگلے برس انہوں نے سول سروس کے امتحان میں پورے بہار میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ کچھ عرصہ بعد وہ حیدرآباد دکن کے وزیراعظم، سالار جنگ کے حکم سے یورپ چلے گئے جہاں انہوں نے ارضیات، معدنیات، کیمیا، طبیعیات، حیاتیات اور میکانیات کی تعلیم حاصل کی۔ وہ کئی زبانیں بھی جانتے تھے۔ جن میں عربی، فارسی، انگریزی، جرمن، فرانسیسی، سنسکرت، بنگالی، تیلگو، مرہٹی، گجراتی اور ہندی شامل تھیں۔ کہا جاتا ہے ہندوستان میں اتنے علوم اور اتنی زبانوں پر کامل دستگاہ رکھنے والا کوئی اور نہیں گزرا۔

وطن واپسی کے بعد 1879ء میں وہ نظام حیدرآباد کی ملازمت میں شامل ہوگئے اور تقریباً دس برس تک پبلک ورکس، ریلویز اور کان کنی کے محکموں کے سیکرٹری رہے۔ 1893ء میں انہیں حکومت ہند کی جانب سے شمس العلماء کا خطاب ملا۔

1902ء میں وہ نظام حیدرآباد کی ملازمت سے ریٹائر ہو کر انگلستان چلے گئے۔ جہاں وہ کیمبرج یونیورسٹی میں مرہٹی زبان کے لیکچرار مقرر ہوئے۔ اسی سال انہیں انڈیا آفس لائبریری میں عربی اور فارسی کے مخطوطات کی ایک فہرست بنانے پر مامور کیا گیا۔ 1909ء میں انہیں کلکتہ یونیورسٹی نے ڈی لٹ کی اعزازی ڈگری سے نوازا۔

سید علی بلگرامی فرانس کے مشہور عالم ڈاکٹر گستاؤلی بان (Dr. Gustave Le Bon) کی تصانیف La Civilization Des Arabs اور La Civilization Des Inde کے تراجم جو بالترتیب تمدن عرب اور تمدن ہند کے نام سے شائع ہونے کی وجہ سے معروف ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی دیگر تصانیف وتالیفات میں بابر نامہ، علم اللسان، طلسم اعضائے انسانی، میڈیکل جیورس پریڈنس، مغارات الورا، نجوم الفرقان اور رسالہ در تحقیق کلیلہ ودمنہ شامل ہیں۔ سید علی بلگرامی نے 2 مئی 1911ء کو بلگرام میں وفات پائی۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر 118245 میں نادرہ سعود

زوجہ سعود احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی جٹ والا ضلع وملک لودھراں پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-08-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Haq Mehr 200000 Pakistani Rupee۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔نادرہ سعود۔ گواہ شد نمبر1 ملک محبوب احمد ولد ملک غلام قادر۔ گواہ شد نمبر2 سعود احمد ولد ملک خلیل احمد۔

مسل نمبر 118246 میں جاوید اقبال چیمہ

ولد عبیداللہ چیمہ قوم چیمہ پیشہ سرکاری ملازمت عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیومیڈیکل کالونی راجن پور ضلع وملک راجن پور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 04-07-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Plot 2Marla Rajanpur Pakistani Rupee2000000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/21800 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ جاوید اقبال چیمہ۔ گواہ شد نمبر1 رضوان احمد ولد محمد لطیف۔ گواہ شد نمبر2 مبشر احمد اقبال ولد محمد اقبال۔

مسل نمبر 118247 میں ثوبیہ بشریٰ طور

بنت شاہد احمد طور قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ تاج شوگرمل منڈی بہاؤالدین ضلع وملک منڈی بہاؤالدین پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31-07-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Cash Deposit Pakistani Rupee50000۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ثوبیہ بشریٰ طور۔ گواہ شد نمبر1 شاہد احمد طور ولد مبارک احمد۔ گواہ شد نمبر2 ابرارالحق ولد عبدالحق۔

مسل نمبر 118248 میں رافع خلعت

بنت ابرارالحق قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ تاج شوگرملز ضلع وملک منڈی بہاؤالدین پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-08-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Earing 3Masha Pakistani Rupee.....۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ رافع خلعت۔ گواہ شد نمبر1 ابرارالحق ولد عبدالحق حقانی۔ گواہ شد نمبر2 شاہد احمد طور ولد مبارک احمد طور۔

مسل نمبر 118249 میں عدیلہ ارم

زوجہ نیاز احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 93/6-R ضلع وملک بہاولنگر پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 05-02-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Haq Mehr 20000 Pakistani Rupee, 2:Jewellery Gold 150000 Pakistani Rupee۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ عدیلہ ارم۔ گواہ شد نمبر1 محمد انور قمر ولد محمد صدیق۔ گواہ شد نمبر2 قمر احمد ساجد ولد ماسٹر منیر احمد۔

مسل نمبر 118250 میں عمیر طاہر

ولد طاہر احمد قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 18 بھوڑو ضلع وملک ننکانہ صاحب پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29-04-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عمیر طاہر۔ گواہ شد نمبر1 حسنین رضا ولد محمد سرور۔ گواہ شد نمبر2 طاہر احمد ولد محمد علی۔

مسل نمبر 118251 میں عدیل احمد

ولد مبشر احمد قوم ...... پیشہ زراعت عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 18 بھوڑو ضلع وملک ننکانہ صاحب پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29-04-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عدیل احمد۔ گواہ شد نمبر1 ارشد محمود ولد زبیر احمد۔ گواہ شد نمبر2 ناصر احمد ولد محمد علی۔

مسل نمبر 118252 میں غلام رسول

ولد خادم حسین قوم جٹ پیشہ زراعت عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 52/2 احاطہ جواہر سنگھ ضلع وملک ننکانہ صاحب پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-08-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Land 46Kanal Pakistani Rupee 4600000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ -/140000 پاکستانی روپے سالانہ بصورت زمیندارہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ غلام رسول۔ گواہ شد نمبر1 چوہدری طارق احمد ولد غلام رسول۔ گواہ شد نمبر2 نسیم احمد ولد غلام حسین۔

مسل نمبر 118253 میں اقراء ظفر

بنت ظفر حیات قوم جوئیہ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹھٹھہ جوئیہ ضلع وملک سرگودھا پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-06-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ اقراء ظفر۔ گواہ شد نمبر1 محمد سرفراز ولد محمد علی۔

گواہ شد نمبر2 محمد سرفراز احمد ولد احمد خان۔

مسل نمبر 118254 میں زاہدہ محبوب وڑائچ

زوجہ محبوب احمد وڑائچ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22-04-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Jewellery 2.75Tola Pakistani Rupee150000, 2:Haq Mehr25000 pakistani Rupee۔ اس وقت مجھے مبلغ 2000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ زاہدہ محبوب وڑائچ۔ گواہ شد نمبر1 بشیر احمد ولد سربلند خان۔ گواہ شد نمبر2 محمد رحیم الافضل ولد محمد شریف۔

مسل نمبر 118255 میں عافیہ محبوب وڑائچ

بنت محبوب احمد وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 8/24 دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22-07-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ عافیہ محمود وڑائچ۔ گواہ شد نمبر1 بشیر احمد ولد سربلند خان۔ گواہ شد نمبر2 محمد رحیم الافضل ولد محمد شریف۔

مسل نمبر 118256 میں Kaimur Rahman

ولد Khatib Uddin Ahmed قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Raghunathpurbag ضلع وملک Bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-07-2013 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Agr. Land 16.5 Decimal Jadalpur Taka300000۔ اس وقت مجھے مبلغ 600Taka ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Kaimur Rahman۔ گواہ شد نمبر1 Zahid Hasan S/O Lutfon Rahman۔ گواہ شد نمبر2 Abu Bakar S/O Ramiz uddin۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

شکریہ احباب

مکرم ثاقب محمود عاطف صاحب نیشنل سیکرٹری اشاعت آسٹریلیا لکھتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ مورخہ 22 دسمبر 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئی تھیں اس غم کے وقت میں پاکستان اور بیرون پاکستان سے کثیر تعداد میں احباب جماعت نے تعزیت کی ہے۔ خاکسار روزنامہ الفضل کے ذریعہ ان سب کا مشکور ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ عفت نصیر خان صاحبہ ترکہ مکرم نصیر احمد خان صاحب)

مکرمہ عفت نصیر خان صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم نصیر احمد خان صاحب وفات پاگئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 31-32 بلاک نمبر 8 محلہ دارالنصر برقبہ 2 کنال 7 مرلع فٹ بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ خاکسار کے بیٹوں کو مکرم ظہیر احمد خان صاحب اور مکرم ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب کے نام بحصص برابر منتقل کر دیا جائے۔ خاکسار اور میری بیٹی مکرمہ عائشہ منگلا صاحبہ کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء:۔

1۔ مکرمہ عفت نصیر خان صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم ظہیر احمد خان صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ عائشہ منگلا صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالستار صاحب امیر جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ عافیہ ظفر صاحبہ بنت مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب سابق امیر ضلع سیالکوٹ (جن کی شادی دسمبر 2014ء کے آخر میں ہوئی تھی) مورخہ 8 فروری 2015ء کو برین ہیمبرج کی وجہ سے انتقال کر گئیں۔ متوفیہ کی نماز جنازہ مورخہ 10 فروری کو صبح ساڑھے نو بجے مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب کی رہائش گاہ پر مکرم اعجاز احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ نے پڑھائی جس میں شہر و ضلع کے کثیر تعداد میں احباب نے شرکت فرمائی۔ مرحومہ کو امانتاً ربوہ میں قبرستان عام میں تدفین کے لئے لے جایا گیا جہاں اسی روز بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا بھی مکرم ناظر صاحب اعلیٰ نے کروائی۔ مرحومہ کا تعلق ایک نہایت ہی مخلص اور خدمت گزار خاندان سے تھا مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب ایک لمبے عرصہ تک امیر ضلع رہے نیز مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ مرحوم مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب کے بڑے بھائی تھے۔ وہ بھی جماعتی خدمات میں پیش پیش رہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ سے پیار کا سلوک فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

داخلہ کلاس پریپ

امسال تمام جماعتی ادارہ جات (مریم گرلز ہائی سکول، بیوت الحمد پرائمری سکول، طاہر پرائمری سکول، مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول اور نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن) میں کلاس پریپ کے ایڈمیشن درج ذیل اوقات کے مطابق ہوں گے۔

تاریخ فارم وصولی:
25 فروری تا 15 مارچ 2015ء

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ:
15 مارچ 2015ء

امتحان تحریری: 28 مارچ 2015ء
امتحان زبانی: 29 مارچ 2015ء
کامیاب طلبہ کی لسٹ: 14 اپریل 2015ء
فیس جمع کرانے کی تاریخ:
15 تا 25 اپریل 2015ء

امتحان درج ذیل سلیبس کے مطابق ہوگا۔
انگلش: Aa-Zz **اردو:** الف تا ے
ریاضی: گنتی 1 تا 20
نصاب وقف نو: 1 تا 4 سال
قاعدہ یسرنا القرآن: صفحہ 1 تا 20
جنرل نالج: بچہ/بچی کی عمر کے مطابق

بچے کی حد عمر 31 مارچ 2015ء تک ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال ہونا ضروری ہے۔

نوٹ: نظارت تعلیم کے تعلیمی ادارہ جات میں پریپ کے داخلہ جات کے وقت داخلہ فارم ادارہ میں جمع کرواتے وقت بچوں کے حفاظتی ٹیکوں کے کارڈ بھی دیکھے جائیں گے۔ (نظارت تعلیم)

بقیہ از صفحہ 2 اداریہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

کشتی احمدیت کا کپتان، اس مقدس کشتی کو پُرخطر چٹانوں میں سے گزارتے ہوئے سلامتی کے ساتھ اسے ساحل پر پہنچا دے گا۔ یہ میرا ایمان ہے اور میں اس پر مضبوطی سے قائم ہوں۔ جن کے سپرد الٰہی سلسلہ کی قیادت کی جاتی ہے ان کی عقلیں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تابع ہوتی ہیں اور وہ خدا تعالیٰ سے نور پاتے ہیں اور اس کے فرشتے ان کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کی رحمانی صفات سے وہ مؤید ہوتے ہیں اور گو وہ دنیا سے اٹھ جائیں اور اپنے پیدا کرنے والے کے پاس چلے جائیں مگر ان کے جاری کئے ہوئے کام نہیں رکتے اور اللہ تعالیٰ انہیں مفلح اور منصور بناتا ہے۔

(الفضل 11 نومبر 1934ء)

بقیہ از صفحہ 1 مولانا محمد صدیق صاحب

1949ء میں آپ نے جامعہ احمدیہ کے دوران ہی مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور 1950ء میں شروع ہونے والی جامعۃ المبشرین کی پہلی مربیان کلاس میں داخلہ لیا اور 1952ء میں شاہد پاس کر لیا۔

جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں آپ ربوہ سے پہلی مرتبہ سیرالیون مغربی افریقہ تشریف لے گئے۔ 23 اکتوبر 1952ء کو آپ کراچی سے بذریعہ بحری جہاز لندن کے لئے روانہ ہوئے اور وہاں ایک ماہ قیام کے بعد دسمبر میں بحری جہاز کے ذریعہ سیرالیون پہنچے۔ وہاں چار سال فریضہ دعوت الی اللہ ادا کرنے کے بعد 19 اکتوبر 1956ء کو واپس پاکستان پہنچ گئے۔ مرکز میں تین سال تک مختلف فرائض ادا کرنے کے بعد 9 دسمبر 1959ء کو دوبارہ سیرالیون کے لئے روانہ ہوئے اور وہاں بطور امیر و مشنری انچارج سیرالیون 17 دسمبر 1962ء تک خدمات بجا لاتے رہے۔ 15 جنوری 1966ء کو اکرا گھانا پہنچے اور سالٹ پانڈ میں تقریباً دو سال تک پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج کے فرائض انجام دیتے رہے۔ وہاں سے 24 جولائی 1968ء کو تیسری مرتبہ سیرالیون میں متعین ہوئے اور 24 مئی 1972ء تک امیر و مشنری انچارج کے فرائض ادا کرتے رہے۔ 31 جولائی 1973ء کو امریکہ تشریف لے گئے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار سال تک امریکہ میں خدمات کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ کے سیرالیون میں قیام کے دوران 1970ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے دورہ سیرالیون فرمایا۔ اسی طرح امریکہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو 1976ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا استقبال کرنے کی سعادت بخشی۔ مغربی افریقہ اور امریکہ میں آپ کو بحیثیت مربی سلسلہ 22 سال تک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

پاکستان میں آپ متعدد شعبہ جات میں خدمات بجا لاتے رہے۔ آپ جامعہ احمدیہ ربوہ میں استاد رہے۔ اس کے علاوہ نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی، ایڈیشنل سیکرٹری مجلس نصرت جہاں، قائمقام وکیل الدیوان اور یکم اکتوبر 1993ء سے جولائی 2012ء تک آپ بطور نائب وکیل التبشیر تحریک جدید خدمات بجالاتے رہے۔ جس کے بعد آپ اپنے گھر میں فالج کی وجہ سے صاحب فراش ہوگئے۔ آپ نے اگست 1988ء تا 31 دسمبر 2001ء بطور زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نمایاں خدمات سرانجام دیں اس دوران 6 مرتبہ زعامت علیا مقامی ربوہ علم انعامی کی حقدار قرار پائی۔

آپ منکسر المزاج، بے نفس و بے ریا، محنتی اور خاموش خدمت گار تھے۔ طبیعت میں سادگی تھی، گہرا علم اور تحریر کا ذوق تھا۔ اپنے علم، تجربات اور مشاہدات کے ذریعہ روزنامہ الفضل کے ذریعہ احباب جماعت کو مستفیض کرتے رہے۔ آپ کے مضامین وقتاً فوقتاً الفضل کی زینت بنتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مقام نعیم پر فائز افریقہ کے مربیان کا تذکرہ فرمایا تو آپ کو بھی ان خوش قسمت مربیان میں شامل فرمایا۔ اطاعت امام اور اطاعت نظام آپ کی سیرت کا حسین پہلو ہے۔ آپ عبادت گزار، پنجوقتہ نمازی اور تہجد میں کبھی ناغہ نہیں کرتے تھے۔ آپ کا اپنے گھر والوں کے ساتھ انتہائی نرم رویہ تھا۔ آپ نے صبر اور شکر کے ساتھ زندگی گزاری۔ آپ عالم باعمل فرشتہ سیرت اور ہر ایک کے ساتھ ہمدردی سے پیش آنے والے بزرگ تھے۔

آپ کی شادی محترم خلیل احمد صاحب آف گولبازار ربوہ کی بیٹی مکرمہ امۃ المجید بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ جنہوں نے اپنے شوہر کا ساتھ وقف کی روح کے ساتھ نبھایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ جو سب صاحب اولاد ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔ مکرمہ عائشہ الٰہی صاحبہ اہلیہ مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت، مکرم محمد نصیر صدیق صاحب کیلیفورنیا امریکہ، مکرم محمد منور صاحب بیلجیئم، مکرم محمد سعید خالد صاحب مربی سلسلہ امریکہ، مکرم محمد ناصر صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ، مکرم محمد ظہیر صدیق صاحب کیلیفورنیا امریکہ اور مکرمہ صادقہ فرحت صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

اللہ تعالیٰ اس بزرگ خادم دین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، مغفرت کا سلوک فرمائے، اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ادارہ الفضل غم کی اس گھڑی میں تمام لواحقین سے اظہار افسوس کرتا ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

23 فروری 2015ء

Beacon Of Truth 12:30 am
(سچائی کا نور)
Roots to Branches 1:35 am
(احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
پریس پوائنٹ 2:00 am
خطبہ جمعہ فرمودہ 20 فروری 2015ء 3:00 am
سوال و جواب 4:10 am
عالمی خبریں 5:30 am
تلاوت قرآن کریم، درس حدیث 5:50 am
یسرنا القرآن 6:20 am
گلشن وقف نو ناصرات الاحمدیہ 6:40 am
الحمراء پیلس سپین۔ دستاویزی پروگرام 7:55 am
Roots to Branches 8:25 am
(احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
خطبہ جمعہ فرمودہ 20 فروری 2015ء 8:50 am
لقاء مع العرب 9:55 am
تلاوت قرآن کریم، درس حدیث 11:00 am
الترتیل 11:30 am
دعوت الی اللہ سیمینار جرمنی 12:00 pm
26 جون 2010ء
سیرت حضرت مسیح موعود 12:40 pm
بین الاقوامی جماعتی خبریں 1:00 pm
بائبل میں موجود پیشگوئیاں 1:30 pm
فرنچ پروگرام 2:00 pm
خطبہ جمعہ فرمودہ 31۔ اکتوبر 2014ء 3:00 pm
(انڈونیشین ترجمہ)
مصلح موعود کے بارے پیشگوئی 4:00 pm
تلاوت قرآن کریم 5:00 pm
درس حدیث
الترتیل 5:30 pm
خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مئی 2009ء 6:00 pm
بنگلہ سروس 7:00 pm
مصلح موعود کے بارے پیشگوئی 8:00 pm
راہ ہدیٰ 8:55 pm
الترتیل 10:25 pm
عالمی خبریں 11:00 pm
دعوت الی اللہ سیمینار 11:30 pm

24 فروری 2015ء

سیرت حضرت مسیح موعود 12:10 am
صومالیہ سروس 12:30 am
علم الابدان 1:00 am
راہ ہدیٰ 1:30 am
خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مئی 2009ء 3:00 am
مصلح موعود کے بارے پیشگوئی 4:05 am
عالمی خبریں 5:00 am
تلاوت قرآن کریم، درس حدیث 5:20 am
الترتیل 5:55 am
دعوت الی اللہ سیمینار 6:30 am
سیرت حضرت مسیح موعود 7:10 am
کڈز ٹائم 7:30 am
خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مئی 2009ء 8:00 am
علم الابدان 8:55 am
بائبل میں موجود پیشگوئیاں 9:20 am
لقاء مع العرب 9:55 am
تلاوت قرآن کریم 11:00 am
یسرنا القرآن 11:40 am

Skylite NETWORKS — Need Following Staff

1. Android Developer:
Requirements:
- Master or Bachelor Degree in Computer Sciences.
- Minimum of 1 Year Experience in Apps Development.
- Strong OOP Concept.
- Strong Command on Java, Visual Basic, C#, ASP.net. Javascript, C++, XML

2. iOS Developer:
Requirements:
- Master of Bachelor Degree in Computer Sciences.
- Strong OOP Concept.
- Minimum 1 Year Experience With iOS Development: Objective C, XCode, UI Kit,Cocoa Touch & Apple HIG

3. Server Administrator: (Linux Cloud Server - Web)
Requirements:
- Minimum Graduation.
- Full Command on Linux.
- Minimum 1 Year Experience of Cloud Server Management Especially AWS

For Further Information
Contact Us: at +92 47-6215742
or
Send Your CVs at Jobs@skylite.com

Address: Skylite Networks (Pvt.) Ltd.
4/14, 2nd Floor Bank Al-falah,
Gole Bazar, Rabwah,
Distt. Chiniot, Pakistan.

ربوہ میں طلوع و غروب 19۔ فروری

طلوع فجر	5:25
طلوع آفتاب	6:45
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:00

ایم ٹی اے کے آج کے پروگرام

19 فروری 2015ء

دینی و فقہی مسائل 7:25 am
لقاء مع العرب 9:45 am
ترجمۃ القرآن کلاس 2:10 pm
ترجمۃ القرآن کلاس 9:40 pm
Glasgow میں ایک استقبالیہ تقریب 11:30 pm
حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست 19 جنوری 2011ء 12:00 pm
الف اردو 1:45 pm
سوال و جواب 2:00 pm
انڈونیشین سروس 3:20 pm
خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2015ء (سندھی ترجمہ) 4:25 pm
تلاوت قرآن کریم 5:30 pm
درس مجموعہ اشتہارات
یسرنا القرآن 5:45 pm
اوپن فورم 6:05 pm
الحمراء پیلس 6:35 pm
بنگلہ سروس 7:00 pm
سپینش ترجمہ 8:00 pm
الف اردو 8:35 pm
پریس پوائنٹ 9:00 pm
کونشن جامعہ احمدیہ ربوہ 10:00 pm
یسرنا القرآن 10:40 pm
عالمی خبریں 11:00 pm
حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست 11:20 pm

تعطیل

مورخہ 20 فروری 2015ء کو روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ احباب کرام و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

CASA BELLA
Home Furnishers

Master Craftmanship
FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories
Wooden Flooring

FR-10

بسم اللہ پراپرٹی ایڈوائزر
ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
داؤد احمد بھٹی 0336-6980889
ناصر آباد شرقی ربوہ 0324-7302078

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز
مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211524
0336-7060580
طالب دعا: تنویر احمد

تبدیلی ایڈریس
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ سے
وڑائچ مارکیٹ ریلوے روڈ منتقل ہوچکی ہے
سروس شوز پوائنٹ
047-6212762
/servisshoespointrabwah